رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ——— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— Regd. No. L.5254

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
خطبہ نمبر
الفضل ربوہ
فی پرچہ

یوم:- شنبہ ★ ۱۷ رجب سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴ | ۱۳ امان سنہ ۱۳۳۴ ہش ★ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۶۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے لاہور سے جو اطلاعات ارسال فرمائی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:۔

لاہور ۱۱ مارچ بوقت ۵ بجے شام۔ آج حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ ٹمپریچر نہیں تھا۔ بلڈ پریشر اس وقت ۱۲۰ ہے۔ بازو کی حس صبح جیسی ہے۔ حضور چھڑی کے سہارے دو مرتبہ کمرہ میں چلے۔ الحمد للہ۔ کرنل الٰہی بخش صاحب نے حضور کا معائنہ کیا۔ ان کے خیال میں حضور کی طبیعت اب بہت بہتر ہے۔ آج نقرس کی تکلیف میں بھی کمی رہی۔

لاہور ۱۲ مارچ بوقت دس بجے صبح (بذریعہ فون) رات حضور کو پیچش کی تکلیف ہو گئی! اور پانچ چھ دفعہ اجابت ہوئی۔ جس سے بے چینی اور بے خوابی رہی۔ صبح طبیعت میں کچھ کمزوری محسوس ہو رہی ہے ——— احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ

برادران
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ گذشتہ ہفتہ ۲۶ فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ اور تھوڑے سے وقت کے لئے میں ہاتھ پاؤں چلانے سے معذور ہو گیا۔ پہلے ڈاکٹروں کا خیال ہوا کہ شاید Cerebral Thrombosis کا حملہ ہوا ہے۔ یعنی بعض شریانوں میں خون منجمد ہو گیا۔ اور جو خون دماغ کو غذا پہنچاتا ہے۔ اور جس سے فکر انسانی اور عقل انسانی پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی کمی کی وجہ سے دماغ کا عمل معطل ہو گیا۔ اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ مگر بعد میں دوسرے ماہرین ڈاکٹر جو لاہور سے بلوائے گئے۔ انہوں نے رائے ظاہر کی۔ کہ یہ حملہ اتنی جلد گزر گیا ہے کہ یہی سمجھنا چاہیئے کہ دماغ کی رگ پھٹی نہیں۔ اور نہ ہی دماغ یا دل کے Thrombosis کا حملہ ہوا ہے۔ بلکہ صرف بعض خون کی رگیں سکڑ گئیں (Spasms) اور ان کی وجہ سے دماغ کو خوراک پہنچنی بند ہو گئی ہے۔ ان ڈاکٹروں کا خیال تھا۔ کہ چند ہفتوں میں دماغی حالت اپنے معمول پر آجائے گی۔ لیکن اب تک جو ترقی ہوئی ہے اس کی رفتار اتنی تیز نہیں۔ پہلے دن تو میں کسی چیز کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا تھا۔ ہاتھ ڈولتا کہیں تھا۔ اور پڑتا کہیں تھا۔ اب ہاتھ کی حس میں یہ تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ کہ جس چیز کو پکڑنے کا ارادہ کرتا ہوں اس تک ہاتھ پہنچ جاتا ہے۔ یعنی فاصلہ اور جہت کا اندازہ ٹھیک ہونے لگ گیا ہے۔ مگر اس بیماری میں لیٹے رہنے کی وجہ سے پاؤں میں کمزوری محسوس ہوتی ہے آدمیوں کے سہارے سے ایک دو قدم چل سکتا ہوں۔ مگر وہ بھی مشکل سے اور چلنے سے پیر لڑکھڑا جاتے ہیں اور گھٹنوں میں درد معلوم ہوتی ہے دماغ اور زبان کی کیفیت ایسی ہے۔ کہ میں تھوڑی دیر کے لئے بھی خطبہ نہیں دے سکتا۔ اور ڈاکٹروں نے دماغی کاموں سے قطعی طور پر منع کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ معمولی ملاقاتوں سے بھی۔ ان کے خیال میں مجھے کسی چیز کے متعلق سوچنا نہیں چاہیئے۔ اور ابھی میرے سامنے تفسیر قرآن کا بہت بڑا کام پڑا ہے۔ ان حالات میں ڈاکٹری مشورہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ میں اہل و عیال اور دفتری عملہ کو لے کر کچھ عرصہ کے لئے یورپ چلا جاؤں۔ تاکہ جلد ہی اس مرض کی روک تھام ہو جائے۔ پہلے امریکہ کا خیال تھا۔ مگر چونکہ امریکہ کا ایکسچینج نہیں ملتا۔ اسلئے اس ارادہ کو چھوڑنا پڑا۔ لیکن یورپین علاقہ میں انگریزی سکہ چل جاتا ہے۔ اور برطانوی کامن ویلتھ کے مختلف علاقوں میں ہماری جماعت خدا کے فضل سے کافی تعداد میں موجود ہے۔ مثلاً افریقہ کے کئی علاقے وغیرہ وغیرہ۔ اسلئے یورپ جانے میں مشکلات بہت کم ہیں۔ میں نے عزیزم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو مشورہ کے لئے تار دی تو انہوں نے تار میں جواب دیا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے یورپ کے بعض ممالک میں علاج کی بہت سی سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور کامل سامان مل سکتا ہے۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ تکلیف بڑھ جائے میں یورپ چلا جاؤں۔ اور وہاں کے ڈاکٹروں سے علاج کراؤں تاکہ میں اچھا ہو کر خطبہ بھی دے سکوں۔ تفسیر بھی مکمل کر سکوں۔

اور جماعتی ترقی کے لئے جس غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ قائم رہے۔ چونکہ سکہ کی دقتیں یورپ کے سفر میں ہمارے راستے میں اس قدر روک نہیں ہوں گی۔ جس قدر امریکہ کے سفر میں ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اس سفر کے لئے ممکن ہے کہ اگر سلسلہ کے پاس روپیہ ہو تو گورنمنٹ کی طرف سے غیر ملکی سکہ مل جائے یا اگر ہماری افریقہ کی جماعتیں اخلاص کا ثبوت دیں۔ تو غیر ملکی سکہ کی بہت سی مشکلات ان کے ذریعہ سے پوری ہو جائیں گی۔ کیونکہ ان کے پاس وہی سکہ ہے جو یورپ میں چلتا ہے۔ جب میں ۱۹۲۴ء میں انگلینڈ گیا تھا۔ تو ہندوستان کی مالی حالت بہت خراب تھی اور ہندوستانی جماعت اخراجات سفر برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس وقت زیادہ ایسٹ افریقہ عراق اور چند اور غیر ممالک کے احمدیوں نے اکثر حصہ بوجھ کا اٹھایا تھا۔ قادیان کی انجمن ہمارے کھانے کے لئے بھی خرچ نہیں بھجوا سکتی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے افریقہ اور عرب کی جماعتوں کے اندر اس قدر اخلاص اور ایمان پیدا کر دیا۔ کہ سارے قافلہ کے کھانے اور تبلیغ کا خرچ میں ادا کرتا تھا۔ یا یوں کہو کہ اللہ تعالےٰ میرے ذریعہ سے ادا کرتا تھا۔ واقعہ اس طرح ہوا۔ کہ میں نے مالی مشکلات کو دیکھتے ہوئے ایسٹ افریقہ کے چند دوستوں کو لکھا کہ مجھے سفر کی ضرورتوں اور جماعت کے وفد کے اخراجات کے لئے کچھ انگریزی سکہ قرض کے طور پر دے دیں۔ وہ آدمی تو تھوڑے سے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ اس وقت تک ایسی حیثیت کے آدمی چند تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میاں اکبر علی صاحب سید معراج الدین صاحب اور بابو محمد عالم صاحب مماسوی ایسی حالت میں تھے۔ کہ کچھ قرض دے سکیں۔ لیکن ایمان دنیا کے خزانوں سے بڑا ہوتا ہے۔ ایمان نے ان کی تمام مالی کمزوریوں کو دور کر دیا مجھے یاد ہے کہ بابو اکبر علی صاحب نے اپنی تجارت کا ایک حصہ نیلام کر دیا۔ اور روپیہ مجھے قرض بھجوا دیا چونکہ یہ جماعتی حساب میں تھا جماعت نے ادا کر دیا۔ مگر اس وقت ایک عجیب لطیفہ ہوا جو خدا کی قدرت کا نمونہ تھا عراق میں ہمارے صرف ایک احمدی دوست تھے اور ان کی مالی حالت کچھ اچھی نہیں تھی۔ میں نے ان کو بھی خط لکھا۔ انہوں نے اپنے کسی اور دوست سے ذکر کر دیا۔ ایک دن لنڈن کے ایک بنک نے مجھے اطلاع دی۔ کہ تمہارے نام اتنے سو پونڈ آیا ہے۔ میں نے سمجھا۔ کہ قادیان نے مبلغین کے قافلہ کا خرچ بھجوایا ہے۔ لیکن دریافت کرنے پر بنک نے بتایا کہ قادیان یا ہندوستان سے وہ روپیہ نہیں آیا۔ بلکہ عراق سے آیا ہے۔ میں نے بیت المال قادیان کو اطلاع دی کہ آپ لوگوں نے قرض کی تحریک کی تھی اور میں نے بھی اس کی تصدیق کی تھی۔ اس سلسلہ میں روپیہ آنا شروع ہوا ہے۔ آپ نوٹ کر لیں۔ اور چونکہ بعد میں ادا کرنا ہے۔ اور عراق کا پتہ ان کو بتا دیا۔ کہ یہاں سے اتنے سو پونڈ آیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

جب میں ہندوستان واپس آیا تو میں نے اس وقت کے ناظم بیت المال سے کہا کہ کیا اس روپیہ کا پتہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رجسٹریاں لکھ لکھ کر تھک گئے ہیں۔ سارے احمدی انکاری ہیں کہ ہم نے روپیہ نہیں بھیجا۔ پھر میں نے اس بعید غیر احمدی کو خط لکھنے شروع کئے۔ کہ آپ کا روپیہ آپ کی طرف سے ملا ہے۔ جو غالباً اس قرضہ کی تحریک کے نتیجہ میں ہے۔ جو بیت المال کی طرف سے کی گئی تھی۔ آپ اطلاع دیں تاکہ سلسلہ اس کو اپنے حساب میں درج کرلے۔ لیکن کئی مسلسل رجسٹری خطوط بھجوانے کے بعد ایک جواب آیا۔ اور وہ جواب یہ آیا کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ کہ میں نے سلسلہ احمدیہ کو کوئی قرض دیا ہے۔ چھ سو یا آٹھ سو پونڈ انہوں نے لکھے کہ میں نے لنڈن بنک کے ذریعہ آپ کو بھجوائے تھے۔ مگر وہ بیت المال کو قرض نہیں بھجوائے تھے۔ بلکہ وہ آپ کو نذرانہ تھے۔ اس خط کے وصول ہونے پر میری حیرت کی حد نہ رہی۔ کہ ایک غیر احمدی کو اللہ تعالیٰ نے وہ توفیق دی۔ جو کئی احمدیوں کو بھی نہ ملی تھی۔ ممکن ہے غیر احمدیوں میں کوئی مالدار ہو۔ مگر میرے علم میں تو غیر احمدیوں میں بھی کوئی اتنا مالدار نہیں تھا۔ جو اس شناخت سے چھ یا آٹھ سو پونڈ نذرانہ بھجوا دے۔ مگر بہر حال چونکہ وہ سلسلہ کے لئے مدنظر تھا۔ اور وہ بھیجنے والا غیر احمدی تھا۔ اس لئے میں نے نوٹ کرلیا۔ کہ یہ روپیہ سلسلہ کا ہے۔ اور مسجد لنڈن کے حساب میں میں نے وہ رقم بنک میں جمع کرادی۔ اور حساب کرکے گزشتہ سال تحریک جدید کو مسجد لنڈن کے حساب میں ۷۳۱ یا ۷۵۰ پونڈ ادا کردیئے۔ جس سے مسجد لنڈن کی مرمت وغیرہ ہوئی۔ بہر حال اس طرح میں بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہوا۔ اور مسجد کی مرمت بھی ہوگئی۔ اور خدا تعالیٰ نے خانہ خدا کفر میں بنوانے کی توفیق بخشی۔ اس نے وہ نذرانہ بھیجکر مجھ پر احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق بخشی کہ میں اس کے احسان کی قدر اس صورت میں ظاہر کردوں۔ کہ وہ روپیہ خانہ خدا کے بنانے پر خرچ ہو جائے ؛

اس وقت ہماری جماعت اس وقت سے کئی گنے زیادہ ہے۔ بلکہ شاید بیس گنے زیادہ ہے۔ اور اگر مرکز احمدیت کی تحریک پر وہ لوگ بھی انگریزی سکہ سے ہماری مدد کریں۔ خواہ قرض کے طور پر ہی ہو۔ تو یہ سفر ہمارا آسانی سے گزر جاتا ہے۔ چونکہ میں بیماری کی وجہ سے جا رہا ہوں۔ اس لئے امید ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بہت سا انگریزی سکہ خریدنے کی اجازت مل جائے گی۔ لیکن وہ لوگ جن پر پاکستانی قانون نہیں چلتا۔ اگر انگریزی سکہ ہمیں مہیا کردیں۔ تو انٹرنیشنل قانون کے ماتحت یہ جرم نہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو یہ توفیق دے۔ کہ وہ اپنے فرض کو سمجھ سکیں۔ ادا کرسکیں۔ تاکہ اگر وحی جلی ان پر نازل نہیں ہوئی۔ تو وحی خفی تو ان پر نازل ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ سینصرک رجال نوحی الیھم من السماء عنقریب تیری مدد وہ لوگ کریں گے۔ جن پر ہم وحی کریں گے۔ گویا جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کرتا تھا۔ وہ وحی کے ماتحت کرتا تھا۔ یہی معاملہ خدا کا میرے ساتھ رہا ہے۔ میں نے تو ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ پکڑا ہے۔ اور اس سے کہا ہے کہ اپنے نوکر کو دوسروں کی ڈیوڑھی سے مانگ کر گزارہ کرنے پر مجبور مت کر۔ اس میں نوکر کی ہتک نہیں۔ آقا کی ہتک ہے۔ اگر میرا نوکر دوسرے کے گھر سے روٹی مانگے۔ تو وہ میری عزت برباد کرتا ہے۔ اس لئے کبھی انسان کے مال پر نہ میں نے نظر رکھی ہے نہ آئندہ کبھی رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ میری خود ہی مدد کی ہے۔ اور آئندہ بھی وہی مدد کرے گا۔ کسی نے میری مدد نہیں کی۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس سے بیسیوں گنے اس کی مدد نہ کی ہو۔ درجنوں مثالیں اس کی موجود ہیں۔ جو چاہے میں اس کا ثبوت دے سکتا ہوں۔ تاکہ کوئی یہ نہ شبہ کرے کہ میں لوگوں پر اثر ڈالنے کے لئے یہ بات کر رہا ہوں۔ آخر وہ اس کا کیا جواب دے گا۔ کہ ایک شخص جو بالکل غریب حالت میں تھا۔ اس نے میری مدد کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دولت دے دی۔ یا اس کی اولاد کو اتنی تعلیم دلادی۔ کہ وہ صاحب اثر و رسوخ بن گیا۔

خیال ہے خدا توفیق دے تو اپریل میں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جاؤں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ کھول دے۔ اور اگر یہ سفر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے بموجب ہے۔ تو اس کو صحت کا موجب بنائے۔ دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گزشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ حفاظت خاص لینے جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے۔ مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں آیا۔

اس لئے میں اپنے محبوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو ؛

اس موقعہ پر میں یہ کہنے میں بھی فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے جو شکوہ پیدا ہوا تھا۔ کہ اس سال تحریک کے وعدے پورے نہیں آرہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اس شکوہ کے دور کرنے کی توفیق بخش دی ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آج کی تاریخ تک قریباً چھ ہزار کے وعدے زائد آچکے ہیں۔ اور موجودہ رفتار پر قیاس رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ میعاد کے آخر تک اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے چالیس پچاس ہزار روپے کے وعدے بڑھ جائیں گے۔ دنیا کی نظروں میں یہ بات عجیب ہے۔ مگر خدا کے عجیب کی نظر میں یہ بات عجیب نہیں کیونکہ اس کے مخلص بندوں کے ہاتھوں سے ایسے معجزے ہمیشہ ہی ظاہر ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے چلے جائیں گے۔ پہلے بھی خدا تعالیٰ ایسے ہی بندوں کے چہروں سے نظر آتا رہا ہے۔ اور اب ہمارے زمانہ میں بھی ایسے ہی انسانوں کے چہروں سے خدا نظر آئے گا۔ اور ان کے دلوں اور ایمانوں سے ایسے معجزے ظاہر نہیں ہوں گے بلکہ برسیں گے۔ منکر انکار کرتے چلے جائیں گے جبرائیل کا قافلہ بڑھتا جائے گا۔ اور آخر عرش تک پہنچ کر دم لے گا۔ عرش کا راستہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنی امت کے لئے کھول دیا ہوا ہے۔ اب کوئی ماں ایسا بیٹا نہیں جنے گی۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھولا ہوا راستہ بند کرسکے۔ شیطان حسد سے مر جائے گا۔ مگر خدا تعالیٰ کی مدد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطانی حسد کی آگ سے بچالے گی۔ دوزخ چاہے گندھک کی آگ کی بنی ہوئی ہو یا حسد کی آگ سے صاحب النفاق رسول امن سے محفوظ کیا گیا اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ دوزخ کے شرارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لئے ہیں۔ اس کے دوستوں کے لئے کوثر کا خوشگوار پانی اور جنت کے ٹھنڈے سائے ہیں۔ صرف اتنی ضرورت ہے۔ کہ وہ ہمت کرکے ان سایوں کے نیچے جا بیٹھیں اور آگے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کوثر کا پانی لے لیں۔ لوگ اپنے باپ کی زمینوں اور مکانوں کو نہیں چھوڑتے۔ اور ملک کی اعلیٰ عدالتوں تک جاتے ہیں۔ کہ ہمارا ورثہ ہمیں دلوایا جائے۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی بدبخت اپنے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثہ کو نظر انداز کرتا ہے تو اس پر افسوس ہے۔ اس کو تو فیڈرل کورٹ تک نہیں بلکہ عرش کی عدالت تک اپنے مقدمہ کو لے جانا چاہیئے۔ اور اپنا ورثہ لے کر چھوڑنا چاہیئے۔ اگر وہ ہمت نہ ہارے گا۔ اگر وہ دل نہ چھوڑے گا۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ اس کو ملے گا۔ اور ضرور ملے گا۔ صاحب العرش کی عدالت کسی کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتی۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی باپ دنیا کے ظالم دادوں کی طرح اپنے پوتوں کو طبعی حق سے محروم نہیں کرتا بلکہ جب وہ اس سے اپیل کرتے ہیں۔ وہ ان کے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ ان کو دیتا ہے۔ بلکہ ورثہ کے حصہ سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ رحیم کریم ہے۔ اور وہ رحیم کریم یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان کی روحانی اولاد اپنے ورثہ سے محروم ہو جائے سو دوستو بڑھو کہ تمہیں ترقی دی جائے گی۔ قربانی کرو کہ تمہیں دائمی زندگی عطا کی جائے گی۔ اپنے فرض کو پہچانو کہ خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اپنے فرض کو پہچانے گا۔ اور جب وہ وقت آئیگا تو نہ صرف تمہارے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے۔ بلکہ ہر وہ گوشت کا لوتھڑا جو تمہارے جسم سے نکلے گا۔ اس کو بھی برکتوں کی چادر میں لپیٹ کر بھیجا جائیگا۔ اور جو تمہارے ہمسائے میں رہے گا۔ اس پر بھی برکتیں نازل ہوں گی۔ جو تم سے محبت کریگا اس سے خدا تعالیٰ محبت کرے گا۔ اور جو تم سے دشمنی کریگا۔ اس سے خدا تعالیٰ دشمنی کرے گا۔

میں نے آپ کو کبھی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں۔ یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف سے پیش ہوئی۔ آپ نے ہی اسے منظور کیا۔ میں نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں کہا۔ اب آپ کا فرض ہے کہ تکلیف اٹھا کر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا اس کو پورا کریں۔ دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

خطبہ جمعہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جاؤ۔ اور اُسی سے دعا مانگو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ جون ۱۹۲۹ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی وجہ سے دیگر بہت سی برکات کے علاوہ جماعت حضور کے تازہ پُر معارف اور ایمان افروز خطبات جمعہ سے بھی عارضی طور پر محروم ہو گئی ہے۔ اس کمی کو ایک حد تک پورا کرنے کے لئے ذیل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک پرانا خطبہ جمعہ درج کیا جاتا ہے۔ جو حضور نے ۱۴ جون ۱۹۲۹ء کو ارشاد فرمایا تھا۔ احباب کو چاہیئے کہ اس خطبہ کی تعمیل میں ان دنوں دعاؤں پر زور دیں۔ اور خصوصیت سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اجتماعی اور انفرادی طور پر دعائیں کریں ؛

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسان پر دنیا میں

مختلف حالتیں

آتی ہیں۔ کبھی تو ایسی حالت آیا کرتی ہے کہ وہ اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کر لیتا ہے۔ اس وقت اس کی توجہ اپنی طاقت اور قوت کی طرف جاتی ہے۔ اور وہ اپنی کوشش پر گھمنڈ کرتا ہے۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے، کہ وہ خود اپنی ضرورت کو پورا نہیں کر سکتا۔ اور اپنی مدد کے لئے اپنے عزیزوں دوستوں اور رشتہ داروں کا محتاج ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے۔ کہ رشتہ داری اچھی چیز ہے۔ پھر ایک وقت اس کے اہل و عیال اور متعلقین بھی اس کے کام نہیں آ سکتے۔ اور اس کے ملنے والے اور دوست احباب اس کی مدد کرتے ہیں۔ ایسے وقت میں اس کی نظر اپنے دوستوں پر پڑتی ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔

دوست احباب

بھی دنیا میں بہت مفید ہوتے ہیں جو آڑے وقت کام آتے ہیں۔ پھر کبھی ایسا زمانہ اس پر آتا ہے کہ دوست بھی اس کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ ایسے اوقات میں وہ بعض نظاموں کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور وہ

سلسلہ یا جماعت

جس سے وہ تعلق رکھتا ہے اس کی مدد کرتی ہے۔ اس طرح جب کئی دفعہ اس کا کام بن جاتا ہے۔ تو اس کے دل میں خیال آتا ہے۔ کہ نظام سے تعلق اچھی بات ہے اور سلسلہ یا جماعت سے اس کی وابستگی بڑھ جاتی ہے۔ پھر کوئی وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اس کے اہل و عیال، رشتہ دار، دوست احباب کوئی بھی اس کی مدد نہیں کر سکتے۔ بلکہ نظام بھی اسے کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔ اس وقت حکومت جس کے ساتھ وہ تعلق رکھتا ہے۔ اس کی مدد کرتی ہے۔ تب وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ حکومت بھی اچھی چیز ہے۔ پھر کوئی وقت ایسا بھی آتا ہے۔ کہ حکومت بھی انسان کا ساتھ نہیں دے سکتی۔ ایسے وقت میں

عام انسانی ہمدردی

اس کے کام آتی ہے۔ انسانی ہمدردی کی لہر ایک ملک یا کئی ممالک یا دنیا میں پیدا ہوتی ہے اور اس کی تائید میں انسانی ہمدردی کی ایک ایسی رَو پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ تب اس کی نظر تمام دنیا پر پڑتی ہے۔ اور وہ سوچتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانوں میں کیسا عجیب رشتہ قائم کیا ہے۔ لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کے اہل و عیال، دوست احباب۔ قوم یا نظام۔ حکومت اور انسانی ہمدردی کی مدد سے بھی اسے کامیابی ناممکن نظر آتی ہے۔ ایسی صورت میں کامیاب ہونے پر وہ سمجھتا ہے میری کامیابی میں کچھ حصہ

غیبی امداد

کا بھی ہے۔ اور جس حد تک اسے غیبی امداد کا یقین ہوتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ یہ کام خدا تعالیٰ نے کر دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے، کہ جو کام اس نے خود کیا۔ یا رشتہ داروں دوستوں نے کیا۔ نظام نے کیا۔ قوم یا حکومت نے کیا۔ یا عام انسانی ہمدردی نے کیا۔ وہ بھی سب خدا تعالیٰ نے ہی کیا تھا۔ لیکن ان میں چونکہ ظاہر ذرائع موجود تھے۔ خدا تعالیٰ کی طرف اس کی نظر نہیں اٹھی تھی۔ لیکن جب اسے کچھ غیبی امداد کا خیال ہوا۔ اس وقت اسے خدا تعالیٰ کا خیال آیا۔ لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے کہ کچھ بھی اس کے کام نہیں آ سکتا۔ اور صرف

خدا تعالیٰ کی ذات

رہ جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے سوا اسے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے وقت بے اختیار ہو کر اس کے منہ سے الحمد للہ نکلتا ہے۔ جب اسے کامیابی کا کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا تو الحمد للہ اس کے منہ سے نکلتا ہے۔ دراصل اس میں اسی کیفیت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ ہر حکومت ہر قوم۔ ہر انسان پر ایسا زمانہ آتا ہے۔ جب تمام انسانی تدابیر اس کے لئے باطل ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم میں بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ایسے وقت مشرک اور دہریہ بھی بے اختیار ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کی مثال دی ہے کہ جب طوفان بپا ہوتا ہے تو مشرک بھی کہہ اٹھتے ہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ وہ وقت دراصل الحمد للہ کہنے کا ہوتا ہے۔ اس وقت انسان کا قلب اور احساسات پورے طور پر یقین رکھتے ہیں کہ اس وقت خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔

زلزلہ عظیمہ

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آیا۔ اس وقت لاہور میڈیکل کالج کا ایک طالب علم جو روزانہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق بحث مباحثہ بلکہ مخول کیا کرتا تھا۔ جس وقت اس نے محسوس کیا کہ اب چھت گر کے ہی رہے گی۔ اور یقین ہو گیا، کہ اب کوئی طاقت بچا نہیں سکتی تو بے اختیار اس کے منہ سے رام رام نکلنے لگا۔ اگلے دن اس کے دوستوں نے جب پوچھا کہ تمہیں اس وقت کیا ہو گیا تھا۔ اور تم نے کیوں رام رام پکارا۔ جو کہ ہندوؤں میں خدا کے لئے ہی بولا جاتا ہے۔ تو اس نے کہا معلوم نہیں اس وقت کچھ عقل ہی ماری گئی۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت اس نے عقل سے کام لیا۔ جب بچانے والے دنیوی اسباب اس کی نظر سے پوشیدہ ہو گئے۔ تو اسے ذات خداوندی کے سوا کوئی مددگار نہ سوجھائی دیا دراصل جب تک ایسے انسان کو دوسرے ذرائع نظر آتے رہیں۔ وہ ادھر متوجہ رہتا ہے۔ لیکن جب کوئی اور نظر نہ آئے۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ جب تک دوسرے اسباب نظر آتے رہیں۔ ان کی خوشامدیں اور بڑائیاں کرنے میں مصروف رہتا ہے لیکن جب سب طرف سے مایوس ہو جاتے۔ تو خدا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور الحمد للہ پکار اٹھتا ہے۔ میں نے

جنگ عظیم کا ایک واقعہ

پہلے بھی کئی بار سنایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے وقت میں دہریہ بھی خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں جب جرمنی نے اپنی ساری طاقت جمع کر کے اتحادی افواج پر حملہ کر دیا۔ تو انگریزی فوج پر ایک وقت ایسا آیا کہ کوئی صورت اس کے بچاؤ کی نہ رہی۔ سات میل لمبی لائن تہ و بالا ہو گئی۔ کچھ حصہ فوج کا ایک طرف سمٹ گیا۔ اور کچھ حصہ دوسری طرف۔ اور درمیان میں اتنا خلا پیدا ہو گیا کہ جرمنی افواج وہاں سے گزر کر پیچھے سے حملہ کر کے تمام فوج کو تباہ کر سکتی تھیں اس وقت جرنیل نے کمانڈر انچیف کو اطلاع دی کہ یہ حالت ہے۔ اور میرے پاس سپاہی اتنے نہیں کہ اس صف کو درست کیا جا سکے۔ یہ ایسی حالت تھی۔ کہ وہ سمجھتے تھے آج ہماری تمام فوج تباہ ہو جائے گی۔ اور انگلستان اور فرانس کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے گا۔ انگریزی کمانڈر انچیف نے اس وقت وزارت کو تار دی۔ کہ یہ وقت

انتہائی بے بسی

کا ہے۔ ہماری صف ٹوٹ چکی ہے۔ اور ہر لحظہ تباہی کا خطرہ لاحق ہے، جب یہ تار پہونچا۔ تو وزیر اعظم دیگر وزرا کے ساتھ مل کر کوئی مشورہ کر رہا تھا۔ اس وقت فوج نہ تو موجود ہی تھی۔ اور اگر موجود بھی ہوتی تو بروقت امداد کے لئے نہیں پہونچ سکتی تھی بے شک یورپ کا مذہب عیسائیت ہے۔ لیکن اگر اس کی چھان بین کی جائے۔ تو وہ اندر سے بالکل کھوکھلا ہے۔ اور اہل یورپ در حقیقت مادہ پرست اور دہریہ ہیں۔ لیکن اس وقت، مادہ پرست یورپ جس کی نگاہ کبھی خدا تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھتی اس کی ایک زبردست مادہ پرست حکومت کا سب سے بڑا سردار جو اپنی طاقت و قوت اور شان و شوکت کے گھمنڈ میں مست رہتا تھا۔ اس نے بھی محسوس کیا کہ اس وقت کوئی ہمارا مددگار نہیں جو ہمیں اس مصیبت سے نجات دلائے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور کہا: آؤ

خدا سے دعا کریں

کہ وہ ہماری مدد کرے۔ چنانچہ وہ سارے گھٹنوں کے بل جھک گئے۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کی کیا تعجب ہے کہ ان کی دعا ہی کے نتیجہ میں وہ تباہی سے بچ گئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وہ ہر ایک کی دعا سنتا ہے خواہ وہ دہریہ ہو یا مشرک۔ ہاں جب وہ انبیاء یا ان کی جماعت کے مقابلہ میں ہوتے ہیں۔ اس وقت بے شک ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ لیکن اس وقت یہ حالت نہیں تھی۔ وہاں تو مشرک آپس میں لڑ رہے تھے۔

تعجب نہیں اگر ان کی دعا قبول ہو گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کئے کہ جرمن سپاہیوں کو خبر نہ ہو سکی کہ ان کے سامنے فوج کی صف ٹوٹ چکی ہے۔ اگر انہیں اس کا علم ہو جاتا تو آج

دنیا کا نقشہ

ہی بدلا ہوا ہوتا۔ اور جرمنی بجائے اتحادیوں کو تاوان ادا کرنے کے آج ان سے تاوان لے رہا ہوتا۔ اس وقت کمانڈر انچیف نے اپنے سٹاف کے ایک افسر کو بلایا۔ جو ابھی زندہ ہے اور خاص اسی وجہ سے بہت مشہور ہو چکا ہے۔ اسے کہا اس وقت یہ حالت ہے اور سوائے تمہارے مجھے کوئی ایسا افسر نظر نہیں آتا جو اس کا انتظام کر سکے پس تم جاؤ اور مجھ سے دوسرا سوال مت کرو۔ ایسے موقعہ پر وہ کہہ سکتا تھا کہ عجیب مصیبت ہے فوج تو دی نہیں جاتی مگر کہا جاتا ہے دشمن کا مقابلہ کرو۔ مگر وہ افسر بھی سمجھ گیا کہ اس وقت فوج کا مہیا ہونا ناممکن ہے اس لئے فوراً چلا گیا۔ اس افسر نے موٹر لی اور سیدھا اس مقام پر پہنچا جہاں لاکھوں آدمی لڑ رہے ہوں۔ وہاں ہزاروں آدمی انکی خدمت کیلئے بھی ہوتے ہیں مثلاً درزی۔ دھوبی۔ موچی مہتر وغیرہ۔ اس نے جاتے ہی ایسے لوگوں کو جمع کیا اور کہا تمہارے دلوں میں بھی خواہش ہوگی کہ ہمیں ملک کے لئے لڑنے کا موقعہ کبھی نہیں دیا گیا۔ پس آج تمہارے لئے موقعہ ہے۔ ہماری صف ٹوٹ چکی ہے۔ ملک کی نگاہ اس وقت تم پر پڑ رہی ہے۔ تم آگے بڑھو اور صف بندی کر دو اس پر جو کچھ کسی کے ہاتھ آیا لے کر چل پڑے۔ اور جا کر صف بندی کر دی۔ اور یہ نظر آنے لگا کہ صف کھڑی ہے۔ اسی طرح چوبیس گھنٹہ تک مقابلہ کیا گیا۔ یہاں تک کہ دوسرے علاقوں سے فوج سمیٹ کر وہاں جمع کر دی گئی۔ یہ

مادہ پرستوں کا نظارہ

ہے اس وقت انہیں ایاک نعبد و ایاک نستعین کہنے کے سوا چارہ نظر نہ آیا۔ پس جب خدا کے سوا کوئی مدد کرنے والا نظر نہیں آتا اس وقت دہریہ بھی خدا کا قائل ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین میں اپنی جماعت سے پوچھتا ہوں۔ اگر ایسی حالت میں دہریہ بھی خدا کو پکارتا ہے۔ تو

وہ جماعت

جو خدا تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے جس کا دعویٰ ہے کہ ہماری ساری قوت ساری طاقت اور سہارا خدا ہی کے سامنے جھک جانے میں ہے اسے کیا کرنا چاہیئے ہماری جماعت کمزور ہے اس واسطے ہمارا ایک ہی کام ہونا چاہیئے کہ خدا کے سامنے جھک جائیں اور کہیں

ایاک نعبد و ایاک نستعین

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

وقت کی نزاکت

کا پوری طرح احساس کرے اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کے لئے اس کے سامنے جھک جائے کیونکہ اس کی مدد کے بغیر ہم میں مقابلہ کی طاقت نہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کی مدد کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خدا کا ہاتھ تو وسیع ہے اور اس کی طاقتیں بہت بے پایاں ہیں جس طرح اس کی ذات محدود نہیں۔ اسی طرح صفات کے لحاظ سے بھی وہ بے پایاں ہے۔ اسی سے دعا کرنی چاہیئے کہ جو مشکلات ہمیں درپیش ہیں خواہ وہ مالی لحاظ سے ہوں یا عزت کے لحاظ سے یا کسی اور قسم کی۔ سب میں وہ ہماری مدد کرے اس کے سوائے ہم کسی اور سے مدد کی امید نہیں رکھ سکتے۔ پس اس کے سامنے گر جانا چاہیئے۔ تا اگر ہمارے قصوروں نے اس کی نصرت کو پیچھے ڈال دیا ہو تو اپنے فضل و کرم سے غضب اور ضلالت کی حالت سے نکال کر ہمیں انعمت علیہم کے گروہ میں داخل کر دے۔ پس میں دوستوں سے دوبارہ کہتا ہوں کہ وہ دعاؤں پر بہت زور دیں اور اللہ تعالیٰ سے نصرت مانگیں۔ کیونکہ بغیر اس کے ہمارے لئے ترقی کا کوئی راستہ نہیں؛

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں اور صدقات

لجنہ اماء اللہ لاہور

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کا سنکر لجنہ اماء اللہ لاہور نے عام حلقوں میں دعا اور صدقہ کی تحریک کر دی۔ اور صدقہ کیلئے اسی وقت چندہ اکٹھا کر کے ایک بکرا کی قیمت تیس روپے بذریعہ منی آرڈر ربوہ پہنچائی گئی اور ایک بکرا ناصر فیملی کی طرف سے ذبح کیا گیا۔ اور پندرہ روپے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔

سیکرٹری مال
والدہ ڈاکٹر اختر محمود مال روڈ لاہور

موضع کرتو ضلع شیخوپورہ

حضرت اقدس کی علالت کے پیش نظر جماعت نے اجتماعی دعاؤں کے ساتھ صدقات بھی کئے۔ دعائیں بدستور جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

قائد ضلع ملتان کا انتخاب

جملہ قائدین نوٹ فرمالیں

سال رواں کے لئے قائد مجالس ہائے خدام الاحمدیہ ضلع ملتان کا انتخاب مورخہ ۱۸/۳/۵۵ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ملتان شہر میں زیر صدارت مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان عمل میں آئے گا۔ لہذا جملہ قائدین مقررہ وقت پر تشریف لا کر اس اہم انتخاب میں حصہ لیں۔

(شریف احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فریضۂ حج کی تاکید

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو ...... جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔" (کشتی نوح)

(مرسلہ مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اجلاس ممبران سٹار ہوزری ورکس

جلسہ سالانہ کے ایام میں ڈائریکٹران سٹار ہوزری ورکس کا اجلاس ہوا تھا جس میں یہ طے پایا تھا کہ سٹار ہوزری ورکس کے حسابات آڈٹ کرانے اور انہیں سمیٹنے کی غرض سے جملہ ممبران کا ایک جنرل اجلاس مشاورت کے موقعہ پر منعقد کیا جائے۔ چنانچہ یہ اجلاس مورخہ ۷ اپریل کو بعد نماز عشاء دفتر جائداد میں منعقد ہوگا۔ جس کے لئے جملہ ممبران سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

سیکرٹری سٹار ہوزری ورکس ربوہ (ناظم جائداد)

ٹریننگ انجینئرنگ سپروائزرس محکمہ ڈاک و تار

۲۵۱ امیدواروں کا انتخاب درکار ہے۔ امتحان مقابلہ ٹریننگ یک سال۔ دوران ٹریننگ وظیفہ ۷۰/ روپے ماہوار۔ تنخواہ بطور سپروائزر ۱۲۵—۱۰—۱۷۵—۱۰—۲۷۵—۲۵—۲—۳۰۰—الاؤنس حسب قواعد بصورت ترقی بطور گزیٹڈ افسر ۲۵۰—۲۰—۴۵۰/۵۰۰—۲۵—۶۰۰—۲۵—۷۵۰

شرائط: انٹر سائنس (ایف۔ ایس۔ سی) ریاضی اور فزکس کے ساتھ یکم جنوری ۱۹۵۵ء کو ۱۷ تا ۲۴ سال امتحان ایف۔ ایس۔ سی دینے والے بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ امتحان مقابلہ ۳۰، ۳۱ مئی اور یکم جون ۱۹۵۵ء کو کراچی کوئٹہ۔ لاہور پشاور۔ ڈھاکہ راجشاہی میں۔ فیس درخواست ۵ روپے۔ فیس امتحان ۲۵/ روپے ڈاکٹری ۱۶/ کل ۴۶/ روپے۔ مجوزہ فارم درخواست پوسٹ ماسٹر جنرل کراچی لاہور یا ڈھاکہ سے طلب ہو۔ درخواستیں ۱۵/۴/۵۵ بنام متعلقہ پوسٹ ماسٹر جنرل طلب کی گئی ہیں (سول لاہور ۶/۳/۵۵)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اعلان گمشدہ رسید بکیں

رسید بک ۵۱۹۵، ۵۱۹۶ مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی سے گم ہو گئی ہیں۔ رسید بک ۵۱۹۵ رسید ۴۷ تک استعمال شدہ ہے۔ اور رسید بک ۵۱۹۶ رسید ۲۳ تک۔ لہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ان رسید بکوں پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی کو ان رسید بکوں کا علم ہو تو وہ دفتر ہذا کو مطلع کر دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ہالینڈ کے لئے محصول ڈاک ۱۴/ ہے

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"پاکستان سے جو خط آتے ہیں ان پر ۱۲/ محصول ڈاک ادا شدہ ہوتا ہے۔ پورا محصول ڈاک اس ملک کیلئے ۱۴/ ہے یا پھر ایئر لیٹر (Air Letter) ہے جس پر چھ آنے خرچ آتے ہیں۔ قریباً ہر چٹھی پر کمی محصول ڈاک ... دگنا یہاں پر بطور تاوان ادا کرنا پڑتا ہے۔ ممکن ہے ڈاکخانہ والے بھی ۱۲/ آنے صحیح محصول ڈاک بتاتے ہوں۔ لیکن یہاں ہمارے دار التبلیغ سے بھی یہی تصدیق ہوتی ہے کہ محصول ڈاک ۱۴/ ہے۔"

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ امتحان قریب آرہے ہیں لجنات غریب اور مستحق بچوں کیلئے پرانے کورس اکٹھے کر کے اور کچھ فنڈ اکٹھے کر کے نئے کورس بھی خرید کر دیں۔ کیونکہ اکثر غرباء کتابیں نہ ہونے سے اپنے بچوں کی تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ اس بارے میں ابھی سے کوشش کریں اور اس کے لئے جو بھی آپ کی لجنہ کام کرے اس کا اپنی رپورٹ ماہانہ میں ذکر کریں۔ ہر سال یہ تحریک کی جاتی ہے۔ لیکن آج تک بیرونی لجنات میں سے کسی ایک لجنہ نے بھی اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ انہوں نے یہ کام نہیں کیا۔ مہربانی سے گذشتہ تغافل کو چھوڑتے ہوئے اس سال ضرور یہ کام کریں اور رپورٹ ارسال کریں۔

سیکرٹری شعبہ خدمت خلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا؟

(از مکرم محمود احمد مختار واقف زندگی جامعۃ المبشرین ربوہ)

اسلام کا ظہور جس دور میں ہوا۔ اگر اسے تاریخ انسانیت کا بھیانک اور تاریک ترین دور قرار دیا جائے۔ تو مبالغہ آرائی نہ ہوگی۔ ضلالت وجہالت کی تاریکی اور رسم ورواج کی تیرگی کو جو اس دور میں تھی۔ دور کرنے کے لئے بہت زیادہ اور اعلیٰ درجہ کے نور کی ضرورت تھی۔ جو دین اسلام کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور ظلمات کو چیرتا ہوا عالم کو منور کر گیا۔

جب اس دین کا نزول ہوا۔ تو باطل کے پیروکاروں کا سارا زور اسلام کے خلاف منصوبہ طرازی میں صرف ہونے لگا۔ اور وہ اس الٰہی پودا کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنے کی کوششوں میں لگ گئے۔ انہوں نے ہر نوع کذب وافترا سے کام لیکر دین اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانا چاہا۔ مگر ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

جب یہ لوگ طاقت وقوت جاہ وحشمت شوکت وسطوت کے حربوں سے اسلام کے خلاف نبرد آزما ہوکر ناکام ونامراد لوٹے۔ تو انہوں نے ایک اور پینترا بدلا۔ "یہ پرانے شکاری نیا دام لائے"۔ اور اسلام کے خلاف اس شکست کا انتقام لینے کے لئے یہ سازش کی۔ کہ دین اسلام کے احکام وقوانین کو مسخ کرکے ملمع سازی اور رنگ آمیزی سے کام لیتے ہوئے لوگوں کے سامنے پیش کرنا شروع کیا۔ تا لوگ اسلام سے متنفر ہوکر اسے خیرباد کہہ دیں۔

ان احکام میں سے جنہیں معاندین نے غلط اور مسخ شدہ صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ایک "مسئلہ جہاد" ہے۔ جس کا سیدھا سادا مفہوم یہ ہے۔ کہ جب دین اسلام قبول کرلینے کے باعث ایک شخص یہ سمجھے۔ کہ اس کا مال اور اسکی جان محفوظ نہیں۔ تو وہ خود حفاظتی کے لئے تیار رہے۔ اور موقع آنے پر دفاعی جنگ لڑے۔ اور کسی قسم کے جارحانہ اقدام کی کوشش نہ کرے۔ مگر اس باریک سازش کے ماتحت اس سیدھی سی بات کو بھیانک صورت دے کر پیش کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ

"بزورِ شمشیر اسلام کی اشاعت کرنا ایک مذہبی فریضہ ہے۔ جو مسلمانوں پر عائد کیا گیا ہے۔"

"اور قرآن میں مکی سورتوں میں مصیبت کے وقت صبر کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ کوئی اور راہ تھی نہیں۔ لیکن مدنی سورتوں میں حملوں کے جواب کا حق دیا جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ مکہ کے دشمنوں سے لڑنا اور ان کو مغلوب کرنا مسلمانوں کے لئے مذہبی فریضہ کی حیثیت اختیار کرجاتا ہے۔"

(انسائیکلوپیڈیا آف اسلام)

دشمن نے حقیقت کو پردۂ اخفاء میں چھپا دیا۔ اور از خود اختراع کرکے اسلام کی طرف یہ بات منسوب کی کہ

"جہاد ایک مذہبی فریضہ ہے۔ جو قرآن نے محمدؐ کے متبعین پر ان لوگوں کے خلاف جنگ کرنے کو عائد کیا۔ جو اسلام کے اصول وقوانین کو قبول نہ کریں۔"

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا)

اسی پر بس نہیں بلکہ یہ بھی کہا گیا۔ کہ

"جہاد جو کافروں کو مسلمان بنانے یا انکار کی صورت میں مغلوب ومقہور کرنے کے لئے جنگ کے مترادف ہے۔ مسلمانوں کے لئے ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے"

(ڈیلیجن آف اسلام از کلین (Klein))

اور بعض نے تو آنکھیں بند کرکے صداقت وحقیقت سے پہلوتہی کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ

"محمد میں ہم سب سے بڑا قصور (نعوذ باللہ من ذالک) یہ پاتے ہیں کہ آپ نے مذہبی عقائد پھیلانے میں زور شمشیر سے کام لیا"

(لائٹ آف ہسٹری از بیکن)

سنا آپ نے! یہ اس دین پر الزام لگایا جا رہا ہے جس نے نوعِ انسانی کو ذلت ونکبت کی انتہائی پستیوں سے نکال کر اعلیٰ وارفع مقام تک پہنچایا۔ جس نے صدیوں کی مجبور ومقہور اور محکوم انسانیت کو ظلم وتعدی کے چنگل سے نجات دلائی۔ جس نے دم توڑتی انسانیت کے منہ میں آب حیات ڈال کر اسے نئی زندگی بخشی جس نے ہر انسان کو بلاتفریق مذہب وملت قوم وملک رنگ ونسل کامل مذہبی اور کامل فکری آزادی دی۔ جس نے اپنی ترویج وترقی کے لئے کبھی تلوار اٹھانے کی اجازت نہ دی۔ جس نے سب دینوں سے نرالا سب اصولوں سے انوکھا بہترین اصول لا اکراہ فی الدین (دین کے بارے میں کوئی جبر نہیں) پیش کیا اور جس کی اشاعت کبھی شمشیر وسنان یا تیر وتفنگ کی مرہون منت نہیں ہوئی۔ اے کاش اسلام ایسے دین پر یہ الزام لگانے والے دیانتداری کے ساتھ سوچتے

دین اسلام کے خلاف مسئلہ جہاد جیسے سیدھے سادے مسئلہ کی نسبت معاندین میں غلط اور بے بنیاد اوہام کے راسخ ہوجانے کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ تھی کہ دین اسلام اعلیٰ اخلاقی وروحانی نصائب اور ہر زمانہ وہر ماحول کے لئے بہترین تعلیم لانے کا دعویدار ہے۔ مگر پہلے ادیان بوجہ مختص الزمان ومختص المکان ہونے کے اس قدر اعلیٰ وارفع اکمل واتم تعلیم کے متحمل نہ تھے۔ اس لئے ان کا مذہب اسلام کے خلاف "متحدہ محاذ" قائم کرلینا کوئی اچنبہ بات نہ تھی۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ دین اسلام چونکہ نوع انسانی کی اس کے ہر شعبہ زندگی میں کامل رہنمائی کرتا ہے۔ اور زندگی کا کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں جس میں انسان ہدایت وراہنمائی کے لئے دست سوال دراز کرے۔ مگر اسلام اس کے جواب میں پہلوتہی سے کام لے۔ گویا اسلام کے منزہ عن النقائص اور صفات حسنہ واخلاق عالیہ کے جامع ہونے کے باعث عقلمند لوگ اسے بطیب خاطر قبول کرنے چلے گئے۔ اور دین اسلام کو معمولی سے عرصہ میں اکناف عالم میں پھیل جانے کا موقع میسر آیا۔ گویا اسلام کی آناً فاناً اور معجزانہ ترقی کے حقیقی اسباب پر غور نہ کیا گیا۔ خدا کی قدرتوں اور اسلام کی خوبیوں کا صحیح اندازہ نہ کیا گیا۔ ہر چیز یا واقعہ کو مادیت کی کسوٹی پر پرکھنے کے باعث اسلام کی ترقی کو بھی اسی محک پر پرکھا گیا۔ مگر دانشوران مغرب یہ معمولی سی بات نہ سمجھ سکے۔ کہ روحانی اور مادی اشیاء کو پرکھنے کا معیار ایک نہیں ہوسکتا۔ پس اسلام کی اس معجزانہ ترقی کو دیکھ کر ان لوگوں نے خود بخود اس خیال کو دل میں جگہ دے دی۔ کہ اسلام جبر واکراہ کے ذریعہ پھیلایا گیا۔

اے کاش معترض مختلف ممالک کی تاریخ پر غور کرتے۔ اور پھر دیکھتے کہ اسلام کے شیدائی کس طرح عرب وامریکہ کے تپتے صحرائی علاقہ اور شام وہند وچین کے حوصلہ شکن سفر کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ان دور دراز ممالک تک پہنچے۔ اور یہاں کے باشندوں کو الٰہی نور سے منور کیا۔ معترض نے نہ اسلامی تعلیم کا مقابلہ اپنی تعلیم سے نہ معلم کا مقابلہ اپنے معلم سے اور نہ مبلغ کا مقابلہ اپنے مبلغ سے دیانتداری کے ساتھ کیا۔ اگر دیانتداری اور راست گفتاری کو کام میں لایا جاتا۔ تو یہ اعتراض کبھی پیدا نہ ہوتا۔ پس اسلام کی اعلیٰ تعلیم مسلمانوں کی بہترین انتھک تبلیغی جدوجہد اور اشاعتی تڑپ کو نظرانداز کردینے سے اس کے خلاف ایسا اعتراض پیدا ہوا۔ جو حقیقت سے اتنا ہی دور ہے۔ جتنا مشرق سے مغرب۔ یا آسمان سے زمین۔

اس کی تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کی اپنی تاریخ اس قسم کے بھیانک واقعات سے معمور ہے۔ جن پر پردہ ڈالنے کے لئے یہی ضروری سمجھا گیا۔ کہ یہ الزام دین اسلام کے سر تھوپ دیا جائے۔ تا لوگ ان کی کارروائیوں سے گوشۂ لاعلمی میں رہیں۔ میرا یہ کہنا دعویٰ بلادلیل نہیں بلکہ میں ان کی تاریخ میں سے بعض جبر وتشدد کے بھیانک واقعات کو بطور مشتے از خروارے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جن کے مطالعہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ کہ خود ان کا مذہب اور ان کی تاریخ داغدار ہے۔ چنانچہ سینٹ لوئیس (ST Louis) نے عیسائیوں کو جو تلقین عمل کی۔ اس کی مختصر سی روئیداد سنیئے۔ لکھا ہے:۔

When a layman hears The christian law ill spoken of, He should not defend that law sane with the sword which he should Thrust in to the infidels belly as far as it will go.

"یعنی جب کوئی شخص دیکھے۔ کہ عیسویت کے کسی قانون کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار نہیں کیا جارہا۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے دین کی حمایت تلوار کے ساتھ کرے۔ اور جہاں تک ہوسکے ایسے شخص کے پیٹ میں تلوار گھونپ دے۔"

(پریچنگ آف اسلام صفحہ ۸)

جو مذہب یا حامی مذہب صرف مذہب کے کسی قانون کے خلاف گفتگو کرنے کی پاداش میں متکلم کے پیٹ میں تلوار اتار دینے کی تلقین کرے۔ وہ اس کی ترویج واشاعت کے لئے کیا کچھ نہ کرے گا۔ پھر لکھا ہے۔

"اس وقت سے جب شہنشاہ قسطنطین کے ماتحت عیسائیوں کو طاقت حاصل ہوئی۔ مذہب میں جبر واکراہ کے اصول کو نہ صرف تسلیم کرلیا گیا بلکہ عیسائی اس پر عمل پیرا بھی ہوئے۔"

(تاریخ انگلستان مرتبہ ہالم جلد ۱ صفحہ ۹۸)

جب عیسائیوں کے فرقہ پروٹسٹنٹ نے فروغ پایا۔ تب بھی مسیحی علماء کی مذہبی تعدی میں کوئی فرق نہ آیا۔ چنانچہ مشہور مورخ "ہالم" اپنی تاریخ میں لکھتا ہے:۔

"اس مذہب کے مختلف شعبوں اور فرقوں سے سب سے بڑا الزام"

یہ مرتد ہوا کہ بندگان خدا پر دین میں جبر کرتے رہے۔ اور یہ گناہ ایسا ہے کہ ہر ایک ایماندار آدمی جتنی زیادہ کتب کی سیر کرتا ہے اتنی ہی اسکو ان سے کدورت اور نفرت ہوتی جاتی ہے"

اسی طرح پندرھویں صدی میں پوپ نے سپین اور پرتگال کے مسیحیوں کو نصف نصف دنیا بخش دی تا وہ اسے بجبر و تشدد عیسائی بنائیں انہوں نے جیسا کہ تاریخ بتاتی ہے اس اجازت کو بڑی خونخواری اور بے رحمی کے ساتھ استعمال کیا۔ اعتراض کرنے والے اس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے ہاتھ پاؤں نے اپنے ہم مذہب لوگوں کو صرف اس جرم کی پاداش میں جلا کر راکھ کر ڈالا کہ وہ ارباب کلیسا سے بعض باتوں میں موافقت نہ رکھتے تھے۔ جن کے ہاں دوسرے مذاہب کے متبع کسی رحم کے مستحق نہیں۔ اور جو اپنی خونخواری کے باعث انسانی ہلاکت کے لئے ہر وقت تیار ہو جاتے ہیں۔ ان کی اس دور کی تاریخ کی ورق گردانی کیجئے۔ جس میں مسیحی کلیساؤں ان کے بننے اور بگڑنے اور بنانے اور بگاڑنے والوں کے قتل و غارت کے واقعات تحریر ہیں۔ تو آپ پر واضح ہو جائے گا۔ کہ معترض کا اپنا دامن اس الزام سے داغدار ہے۔

"صلیبی جنگوں کی تاریخ" میں بڑے فخر کے ساتھ لکھتا ہے۔

"تمام مورخ اسبات کی شہادت دیتے ہیں کہ صلیبی مجاہدین مسلمان مقتولین کے خون سے گھٹنوں تک لت پت ہو گئے نہ ہی کوئی عورت اور نہ ہی کوئی بچہ تلوار کی دھار سے محفوظ رہا۔"

(ہسٹری آف کروسیڈز مؤلفہ زچ پیری)

تفصیلات کا مطالعہ کرنے کے خواہشمند "تواریخ مسیحی کلیسیا" اور انگلستان اور فرانس کی تاریخ کا" مطالعہ کریں۔ جو ایسے متشددانہ واقعات سے لبریز ہیں۔ بایں ہمہ الزام اسلام کے سر ہی تھوپا جاتا ہے۔

دعائے نعم البدل

میرا بچہ مسمی حبیب اللہ بعمر ۲ سال ۸ ماہ بعارضہ بخار وغیرہ ۵ مارچ ۱۹۵۵ء کی شام کو فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب سے دعائے نعم البدل کی درخواست ہے۔

حبیب اللہ نائک ولد عبدالرحمن نائک ناسنور کشمیر مددگار کارکن جلسہ سالانہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ ملک ظہور احمد صاحب ولد میاں اللہ رکھا صاحب بریچ حیدرآباد سندھ بہت بیمار ہیں۔ ان کو دمہ اور جوڑوں کی درد ہے۔ احباب ان کے لئے صحت کی دعا کر کے ممنون فرماویں۔

(ملک عبدالرحمن احمدی قائد مجلس خدام الاحمدیہ بریچ حیدرآباد سندھ)

۲۔ میرا پوتا عبدالسمیع مجاویدا اور میری لڑکی ناصرہ تبول اس سال میٹرک کا امتحان ربوہ میں دے رہے ہیں۔ احباب جماعت نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(اہلیہ ماسٹر محمد حسین نیسلہ گنبد انارکلی لاہور)

۳۔ میرے دوست برادرم محمود احمد صاحب مالک نیشنل ریڈیو جناح روڈ کوئٹہ بعارضہ نمونیا ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالرحمن خان کوئٹہ)

۴۔ میرا لڑکا اعجاز احمد قمر اس سال بی ایس سی (الیکٹریکل) کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اعلیٰ نمبروں میں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(بیگم چوہدری دوست محمد خان (مرحوم) ایم اے بی ٹی۔ ماڈل روڈ۔ جسڑانوالہ)

۵۔ میرے بچے عزیز عبدالباقی و عزیز عبدالشکور انجینئرنگ کے پہلے سال و ایف ایس سی کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے بچے متفرق امتحانوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ سب کی دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(راقمہ بیگم ڈاکٹر عبدالحمید ڈویژنل میڈیکل آفیسر کراچی)

۶۔ عاجز کی اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان دنوں بہت تکلیف ہے۔ دل کے دورے ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں مولیٰ کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(خاکسار عاجز بشیرالدین احمد مقیم تخت ہزارہ ضلع سرگودہا)

۷۔ خاکسار ان دنوں میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اعلیٰ نمبروں میں کامیاب فرمائے۔ (شریف احمد صدیقی)

۸۔ وسیم احمد خان قیصرانی آف کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی اعلیٰ ترین کامیابی کے لئے دعا فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار عبدالغفور خان وو عبانو می احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

وقف زندگی اور اسلام

از محمد طفیل منیر صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ!

جب سے اس کرۂ خاکی پر چہل پہل ہوئی ہے۔ اور انسان جیسی اشرف المخلوقات کا وجود نظر آنے لگا ہے۔ اسی وقت سے اس دنیا میں کوئی نہ کوئی فرد یا قوم اپنے آپ کو خدا کی راہ میں وقف کرتی رہی ہے۔ تاریخ ہمیں سب سے پہلا جو آدم بتاتی ہے۔ اس کی زندگی کا مقصد بھی صرف اور صرف یہ تھا۔ کہ وہ خدا سے تعلق پیدا کرے۔ اور تمام مخلوقات کی ہمدردی کو اپنا نصب العین قرار دے۔ ان کے بعد آج تک کہ ہر زمانہ کی تاریخ میں ایسے افراد ہمیں ملتے ہیں۔ جنہوں نے خدا کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

لیکن اس ازلی و ابدی وقف زندگی کے قانون کو آخری صورت سید ولد آدمؐ کے عہد زریں میں دی گئی۔ اسلام نے صرف یہی نہیں کہا کہ ایک جماعت واقفین کی ہو۔ بلکہ یہ کہا کہ اس مذہب کو اپنانے والوں کو مسلمان کا نام دیا جس سے یہ مراد تھی کہ اس آخری نبی فداہ امی و ابی کے تمام پیروکار ہی واقف زندگی ہوں۔

؎ اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

خدا کا مقدس انسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقت اسلام کی تشریح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"اور اصطلاحی معنی اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالےٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے۔ اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالےٰ کے لئے قائم ہو جاوے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اسکی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالےٰ کا ہو جاوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹)

اس حوالہ میں مذکورہ آیت قرآنی سے یہ بین طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کا دوسرا نام وقف زندگی اور مسلمانوں کا دوسرا نام واقفین زندگی ہے۔

آیئے اب دیکھیں کہ مسلمانوں کے سپرد کون کون سے فرائض کئے ہیں۔ اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کہ موجودہ زمانہ میں اسلامی تعلیم کے زندہ شاہکار تھے۔ فرماتے ہیں۔

"ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے۔ دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالےٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے۔ اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جاویں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تمام سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں۔ بخوبی معلوم کر لئے جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالےٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے۔ کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھائیں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے اوپر رنج گوارا کر لیں"

(دافع الوساوس صفحہ ۶۰)

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں

فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵/- روپے

دواخانہ نورالدینؒ، جودھامل بلڈنگ لاہور

فینسی زیورات

مقامی اور بیرونی احباب سونا، چاندی کے فینسی زیورات حسب منشاء عین وقت پر تیار کرنے کے لئے ہماری واحد اور قدیمی دوکان کی خدمات حاصل کریں۔ بیشمار خوشنودی کے سرٹیفکیٹوں میں سے چند ایک معززین کے نام یہ ہیں۔

(۱) جناب ڈاکٹر نور محمد صاحب ایم۔بی بی ایس لاہور
(۲) جناب محمد علی صاحب۔ایم۔اے پروفیسر گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازیخان (۳) ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایم۔بی بی۔ایس پھیریاں سندر

المشتہر عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران
اندرون موچی گیٹ چوک نواب صاحب لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

شفا نہ ہونے پر قیمت واپس ہوگی

رحمت پلز جملہ امراض مردانہ۔ مادہ حیوانیہ کی کمی۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری تبخیر۔ غذا کا صحیح ہضم نہ ہونا۔ جلابوں کا خودبخود لگ جانا۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا وغیرہ امراض کو رفع کرنے اور قدرتی صحت کو بحال کرنے کے لئے اکسیر ہیں قیمت مکمل کورس ۸-۲ روپے

سفوف رحمت جس میں کسی کشتہ کی ملاوٹ نہیں۔ صرف امراض مردانہ کو رفع کرتا ہے۔ بشرطیکہ بھوک لگتی ہو۔ صرف ۲۱ روز کے استعمال پر تمام عمر اپنے پر ناز رہے گا۔ قیمت ۴-۵ روپے

سرمہ رحمت رنگت میں سبز ہے اور جملہ امراض چشم کو رفع کرنے خاص طور پر دکھتی آنکھ میں صرف دو دفعہ لگانا ہی کافی ہے۔ لگاتار ضرور رہے۔ قیمت فی تولہ ۴-۲ روپے

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان میں شفا رکھ کر میری اعانت فرمائی ہے۔ جس کا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ الاماشاءاللہ کوئی مریض شفایاب نہ ہو تو اطلاع دیں تاکہ قیمت واپس کر کے شکور ہو سکوں گا

قیمت علاوہ محصولڈاک ہے

تیار کردہ دواخانہ رحمت ربوہ ضلع جھنگ

"SHINO"

"شائنو" بوٹ پالش

پاکستانی مصنوعات میں

اعلیٰ درجہ کے بوٹ پالش کی کمی کو دور کرنے کے لئے ہم نے سائنٹفک اصول پر تیار کردہ معیاری بوٹ پالش "شائنو" کے نام سے مارکیٹ میں پیش کیا ہے۔ شائنو بوٹ پالش آپ کے جوتے کی حفاظت اور نفاست کا ضامن اور صحیح معنوں میں کم خرچ اور بالانشین کا مصداق ہے تھوک کے بیوپاریوں کیلئے خاص رعائت اور ہر بڑے شہر کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تاجر صاحبان متوجہ ہوں۔

ویسٹ لینڈ کمپنی ۲ میکلوڈ روڈ لاہور

تریاق چشم (رجسٹرڈ)

سندات غلط ثابت کرنیوالے کو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام

یہ ایک حیرت انگیز ایجاد ہے جو ککروں کو زائل کرنے میں بالکل بے ضرر اور سریع التاثیر ہے "تریاق چشم" فوری طور پر چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر دیتا ہے۔ اور آنکھوں کی خارش، کھجلی، گید، اور سرخی کو کاٹ دیتا ہے۔ چھپر اگر گل گئے ہوں یا پلکیں گر رہی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں دھوپ یا روشنی میں نہ کھلتی ہوں اور طالب علم مطالعہ سے عاجز آ گئے ہوں اور ککروں کی وجہ سے موسلا دھار پانی بہتا ہو۔ اور رگڑ کی وجہ سے مریض دھاڑیں مارتا ہو تو ایک چٹکی دوا سے فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ بعض مایوس مریض مسلسل علاج سے تنگ آ کر اپریشن کیلئے تیار ہو چکے تھے مگر ناگہاں اس دوا کا پتہ مل گیا اور وہ اپریشن کی مصیبت سے بچ گئے تریاق چشم کے بڑے بڑے ڈاکٹروں۔ اعلیٰ سرکاری افسروں۔ کالج کے پروفیسروں۔ اخبارات کے ایڈیٹروں و دیگر معززین نے اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر حیرت انگیز اثرات ملاحظہ فرما کر سندات اور انعام دئیے ہیں۔ قیمت صرف پانچ روپے فی تولہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

المشتہر مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم حویلی منصف چنیوٹ ضلع جھنگ

نوٹس

اراضی رقبہ تقریباً ساٹھ ایکڑ جس میں دو کنوئیں اور ایک جگہ زمین پر مضبوط کوٹ جس میں مزارعین کے رہنے اور مال مویشی کے لئے بالکل محفوظ جگہ ہے بنا ہؤا ہے۔ اس زمین کی آبپاشی کے لئے ۲ کنوؤں کے علاوہ ۴ ماہ کے لئے نہری پانی بھی ملتا ہے۔ اور ساتھ ہی ایک دس ہارس پاور کا ولایتی انجن ۴ انچ ٹیوب ویل سمیت لگا ہوا ہے۔ آٹا پیسنے کی ولایتی مشین اور ایک دھان کی مشین بھی ہے قابل فروخت ہے۔ یہ زمین ریلوے سٹیشن گھوٹکی کے قریب ضلع سکھر سندھ میں ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کر سکتے ہیں یا روبرو زمین دیکھ کر تسلی فرما سکتے ہیں۔

محمد رفیع صوفی ریٹائرڈ ڈی ایس پی احمدیہ منزل سکھر سندھ

موتی سرمہ

خارش۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ دھند غبار۔ پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

نور کیمیکل فارمیسی

دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

شفاء لیکوریا

لیکوریا کے شافی علاج کے لئے "شفاء لیکوریا" پندرہ روزہ مکمل کورس استعمال کیجئے۔ قیمت مکمل کورس ۱۵/- روپے علاوہ ڈاک خرچ

سعید دواخانہ

D/۳۲۶۲ لوہاری گیٹ لاہور

براہ مہربانی ہمارے مشتہرین سے خط وکتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

مکان برائے فروخت

میں اپنا مکان (پختہ یک منزلہ) واقعہ محلہ دارالرحمت "س" فروخت کرنا چاہتا ہوں جس میں دو برامدے پانچ کمرے اور ایک کنال زمین ہے اور چھتیں گارڈر پر ہیں۔ مکان ہر قسم کی شراکت اور جھگڑے سے آزاد ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں یا خود ملیں۔

دوکان علی گوہر اینڈ سنز
پروپرائٹر احمد علی سائیکل ڈیلر
اینڈ جنرل مرچنٹ ربوہ ضلع جھنگ

ہمدرد نسواں (یعنی حب اٹھرا)

اسقاط حمل کا بے نظیر علاج۔ قیمت مکمل کورس ۶۰۰ گولی ۱۹/- روپے۔ فی شیشی ۵/ روپے اور فی تولہ ڈیڑھ روپے

اکسیر جنین اٹھرا کے ساتھ اس کا استعمال سونے پہ سہاگہ ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ
ضلع جھنگ

ربوہ میں کھانے چائے وغیرہ کے علاوہ شرفاء کیلئے رہائش کا اعلیٰ انتظام۔ خواجہ محمد عبداللہ خواجہ ریسٹورنٹ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام (بقیہ صفحہ ۲)

کہ قادیان میں ایک امانت فنڈ کی میں نے تجویز کی تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کروائیں۔ خاص خاص وقت پر اپنی اغراض کے لئے خلیفۂ وقت اور جماعت بوقت ضرورت کچھ قرض لے لیا کریں گے۔ اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا۔ اور بغیر ایک پیسہ چندہ لئے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں گے۔ قادیان میں اسی تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ستائیس لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا۔ اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پا جاتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا۔ کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لٹ گیا۔ تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے۔ اور ان کو اس امانت کے ذریعے دوبارہ پاکستان میں پاؤں جمانے کا موقع مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا۔ اور پھر احباب کو واپس کیا۔ یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو اس میں تفصیلاً آئے گا۔ مگر بہرحال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے رہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے۔ تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے۔ انہی اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہوگا۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک۔ صدر انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔ جس طرح پہلے دور میں ذمہ دار تھے۔ اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا۔ روپیہ کا گھر میں پڑا رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر۔ ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں۔ اور اس کا نام امانت خاص رکھیں۔ یہ امانت اوپر کے بیان کردہ اغراض کے لئے ہوگی۔ صرف اتنا فرق ہوگا۔ کہ جو شخص اپنی امانت میں سے دس ہزار روپیہ یا اس سے زائد لینا چاہے اسے عام طور پر سات دن کا نوٹس دینا ہوگا۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ امانت داروں کی ضرورت کے مطابق فوری روپیہ بھی ادا کر دیا جائیگا۔ مگر جو لوگ چند سو یا ہزار لینا چاہیں گے۔ ان کو بغیر کسی نوٹس کے فوری طور پر روپیہ دے دیا جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ سلسلہ کی تمام خواتین اور مرد میری اس تحریک پر لبیک کہیں گے۔ اور بغیر پیسہ خرچ کرنے کے دین و دنیا کے لئے ثواب عظیم کمائیں گے۔ اور انشاء اللہ یہ امانت ان کی مالی ترقی کا بھی موجب بنیگی۔ اور اس کے لئے سکیم آئندہ بنائی جائے گی۔ چونکہ یہ ایک مؤقت امانت ہوگی۔ جس کے لئے آٹھ دن کے نوٹس کی شرط ہوگی۔ یہ قرضہ بن جائے گا۔ اور زکوٰۃ سے آزاد ہو جائے گا۔ اور ان کے کام میں کوئی نقص نہیں ہوگا۔ اگر جماعت کے مرد اور عورتیں اس طرف توجہ کریں۔ تو پندرہ بیس لاکھ روپیہ چند روز میں جمع ہونا مشکل نہیں۔ اور یورپ کا سفر اور سلسلہ کے کام بسہولت چل سکیں گے۔ اور مالی اعتبار سے بھی مجھے بے فکری رہے گی۔

اس وقت بالکل بیکار ہوں۔ اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔ اس لئے اپنے پرانے حق کی بناء پر جو پچاس سال سے زیادہ عرصہ کا ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے بے عملی کی زندگی سے بچائے۔ کیونکہ اگر یہ زندگی خدانخواستہ لمبی ہونی ہے۔ تو مجھے اپنی زندگی سے موت زیادہ بھلی معلوم ہوگی۔ سو میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے خدا جب میرا وجود اس دنیا کے لئے بیکار ہے۔ تو تو مجھے اپنے پاس جگہ دے۔ جہاں میں کام کر سکوں۔ سو اگر چاہتے ہو۔ کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو۔ تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ۔ تاکہ خدا تمہاری مدد کرے۔ اور جو کام ہم نے مل کر شروع کیا تھا۔ وہ ہم اپنی آنکھوں سے کامیاب طور پر پورا ہوتا دیکھیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس امانت کی تحریک کے متعلق مجھے بار بار تحریک کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بلکہ احباب جماعت اور خواتین خود ہی یہ تحریک اپنے دوستوں میں کرتے رہیں گے۔ اور اس کو زندہ رکھیں گے۔

جب ۱۹۲۴ء میں میں نے لندن کا سفر کیا تھا۔ تو اس قدر مالی تنگی ہو گئی تھی۔ کہ تبلیغ کے لئے جو وفد گیا تھا۔ اس کا خرچ بھی مجھ کو ہی دینا پڑا تھا۔ مگر اب ڈاکٹروں کی ہدایت ہے کہ فکر بالکل نہ کریں۔ اگر یہ تجویز کامیاب ہو جائے۔ تو میری فکر بھی دور ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اس نیکی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۵۵-۳-۱۱